45812 ـ آنکھ کے باہر گندگی جم جائے تو وضوء پر اس کا اثر کیا ہو گا

سوال

مجھے آنکھ سے گندگی نکل کر ناک اور آنکھ کے درمیان جمع ہونے کی شکایت ہے، جب یہ خشک ہو جائے تو باریک سے چھلکے کی شکل اختیار کر جاتی ہے اور یہ سارا دن ایسے ہی رہتی حتی کہ اب مجھے عادت سی ہو گئی ہے کہ وضوء کرنے سے قبل آنکھ چیک کرنا پڑتی ہے یا اسے دھونا پڑتا ہے، یا پھر دوران وضوء اس کا خاص خیال کرنا پڑتا ہے.
لیکن بعض اوقات میں اسے چیک نہیں کرتا کہ گندگی ہے یا نہیں، مجھے علم نہیں آیا یہ وضوء سے قبل تھی یا کہ بعد میں پیدا ہوئی، اس کے متعلق مجھے معلومات فراہم کریں، کیونکہ مجھے اس مسئلہ نے پریشان کر دیا ہے، اگر اس طرح ہو تو کیا مجھے وضوء دوبارہ کرنا ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ناک کی طرف آنکھ کے کنارہ کو الموق (گوشہ چشم) کہا جاتا ہے.

مسند احمد اور سنن ابو داود اور ابن ماجہ میں ایک حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دونوں گوشہ چشم کو ملا کرتے تھے "

مسند احمد حدیث نمبر (22277) سنن ابو داود حدیث نمبر (134) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (444) لیکن یہ حدیث ضعیف ہے، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ضعیف ابو داود میں اسے ضعیف قرار دیا ہے.

ازہری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اہل لغت اس پر متفق ہیں کہ الموق اور الماق ناک والی طرف آنکھ کے کنارے کو کہتے ہیں. انتہی

طیبی کا کہنا ہے:

آنکھ کے دونوں کناروں کو ملنا مکمل وضوء کرنے میں مستحب ہے، کیونکہ بہت ہی کم ایسا ہوتا ہے کہ آنکھ کا کنارہ سرمہ اور میل کچیل وغیرہ سے خالی ہو، اس لیے کہ یہ نکل کر گوشہ چشم پر جم جاتا ہے. انتہی

ماخوذ از: عون المعبود . مختصرا

شافعی حضرات نے وضوء میں گوشہ چشم دھونا اور وہاں جمی ہوئی میل کچیل کو دور کرنا واجب قرار دیا ہے، کیونکہ یہ پانی کو روکتی ہے.

شافعی علماء میں سے الرملی کہتے ہیں:

" دونوں گوشہ چشم دھونا قطفی طور پر واجب ہے، اور اگر اس پر آنکھ سے نکل کر میل جمی ہو جو پانی کو واجب جگہ تك پہنچنے سے روکے تو اس کا اتارنا اور اس کے نیچے جلد کو دھونا واجب ہے " انتہی

دیکھیں: نھایۃ المحتاج (1 / 168).

شیخ زکریا انصاری کی کتاب " اسنی المطالب " میں وضوء کے مندوبات ذکر کرتے ہوئے بیان ہوا ہے کہ:

اور اسی طرح الموق (گوشہ چشم) ناك والی طرف آنکھ کا کنارہ انگشت شہادت سے ملے، دائیں طرف دائیں انگلی اور بائیں طرف بائیں انگلی کے ساتھ، اور اسی طرح آنکھ کی دوسری طرف بھی، اگر تو وہاں آنکھ سے نکل کر میل کچیل نہ جمی ہو تو وہاں پانی پہنچنے سے روك دے تو اسے دھونا مسنون ہے، اور اگر میل کچیل ہو تو اسے دھونا واجب ہے. مجموع میں یہی بیان ہوا ہے " انتہی.

دیکھیں: اسنی المطالب (1 / 43).

اور بعض علماء کرام کا خیال ہے کہ اگر یہ تھوڑی سی ہو تو وہ اس کا خیال نہ کرے اور یہ وضوء کے لیے نقصان دہ نہیں. شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے یہی اختیار کیا ہے.

الانصاف میں شیخ مرداوی کہتے ہیں:

فائدہ:

اگر اس نے ناخنوں کے نیچے تھوڑی سی میل کچیل ہو جو نیچے تك پانی جانے سے روکے تو اس کی طہارت صحیح نہیں، یہ قول ابن عقیل کا ہے..

اور ایك قول یہ ہے: اور صحیح قول بھی یہی ہے، اسے رعایۃ الکبری، اور حواشی المقنع کے مصنف نے صحیح قرار دیا ہے، اور الافادات میں بالجزم یہی کہا گیا ہے، اور مصنف (یعنی ابن قدامہ) بھی اسی طرف مائل ہیں، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بھی اسے اختیار کیا ہے ...

اور شیخ الاسلام نے ہر تھوڑی سی چیز جو بدن پر لگی ہو اور پانی نیچے نہ جانے دے مثلا خون، اور آٹا وغیرہ کو اس کے ساتھ ملحق کیا ہے " انتہی.

اور " المغنی " میں ابن عقیل کا قول: ناخنوں کے نیچے سے میل کچیل دور کرنا واجب ہے، اور نیچے تك پانی نہ پہنچے تو اس کا وضوء صحیح نہیں ذکر کرنے کے بعد ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس کا احتمال ہے کہ اس کے لیے یہ لازم نہیں، کیونکہ یہ تو عام ہے، اور اگر اس کا دھونا واجب ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بیان فرماتے، اس لیے کہ ضرورت کے وقت سے بیان میں تاخیر کرنی جائز نہیں " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (1 / 174).

واللہ اعلم .